سوال

(56)فٹ بال کھیلنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے فٹ بال کھیلنا جائز ہے، کیونکہ کہ بہت سے علمائے دین کھیلتے ہیں، اور عمر کہتا ہے کہ فٹ بال کھیلنا مسلمانوں کو جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ نصاری کا کھیل ہے۔ اور حدیث میں وارد ہے: ''من تشبہ بقوم فھومنھم،، رواہ ابوداؤد(ابوداؤدکتاب اللباس باب فی لبس الشھرۃ(4031)3/314وہوحسن صحیح ابوداؤد2/302) اورایک حدیث میں ہے کہ ''إن الیھودوالنصاری لایصبغون فخالفوھم،، (بخاری:کتاب الانبیاء باب ماذکرعن بنی اسرائیل 4/143.صاحب تذکیر الاخوان نے اپنی کتاب میں ان دونوں حدیثوں کے ترجمہ میں کچھ لکھا ہے،اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فٹ بال کھیلنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے، کیونکہ زمانہ موجودہ میں مسلمان فٹ بال کھیلنے کی طرف اتنی جھک گئے ہیں کہ دین اوردنیا کچھ خیال نہیں رکھتے اور مشرکوں کی چال اختیار کرتے ہیں۔

عبداللہ مقام ہلائے جانا ضلع دیناجپور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

پہلے اس حدیث کامطلب واضح کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے،جس سے فٹ بال کو مسلمانوں پر حرام کرنا والا فریق استدلال کرتا ہے۔ علامہ امیر یمانی سبل السلام 4 273 میں حدیث ''من تشبہ بقوم فھو منھم،، کی شرح میں لکھتے ہیں: " والحدیث یدل علی أن من تشبہ بالفساق کان منھم، أو بالکفار أو بالمبتدعة فی ای شئ مما یختصون بہ، من ملبوس اومرکوب اوہیئة" مطلب یہ ہے کہ: ''اگرکسی مسلمان نے کافریا بدعتی یا فاسق وفاجر کی مشابہت اختیار کی ایسی چیز میں کہ وہ ان کے ساتھ مخصوص ہو،ان کا شعار اورعلامت ہو،اوران کی امتیازی خصوصیات سے ہو،خواہ وہ چیز لباس وپوشاک کی قسم سے ہو،یا صورت وشکل اورسواری وغیرہ کی قسم سے ہو،،۔اب اگر وہ چیز غیر مسلم قوم کا دینی اشعار ہے،یاوہ چیز فسق وفجور کی علامت ہے،توشرعاً حرام اورناجائز ہے۔اوراگر وہ چیز غیر مسلم قوم کا محض قومی اور ملکی شعار ہے،توسیاسی اورتمدنی حیثیت سے اس کا اختیار کرنا مضر اورخلاف مصلحت ہے کیوں کہ ہر ملک وقوم،ملت ومذہب،تہذیب وتمدن کی چند ایسی خصوصیتیں ہوتی ہیں،جواس ملک وقوم کودوسروں سے ممتاز رکھتی ہیں اوراس پر قوم وتہذیب کی زندگی انہی امتیازی خصوصیات کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔اس بنا پر مسلمانوں کو غیر مسلم اقوام کے قومی وملکی ایتازی خصویات وشعار سے پرہیز کرنا چاہئیے۔

اگروہ چیزیں ان کی امتیازی خصوصیات سے نہ ہوں،توان کواختیار کرنے میں کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے،اوریہ مشابہت مذموم نہیں ہوں گی۔پس اب دیکھنا یہ ہے کہ فٹ بال کی کیا حیثیت ہے؟،یہ توظاہر ہے کہ یہ کھیل انگریزوں کی دینی اورمذہبی شعار نہیں ہے،پس شرعی حیثیت سے ناجائز اور ممنوع نہیں کہا جاسکتا۔اوریہ بھی کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ یہ کھیل انگریزوں کاقومی اورتمدنی ملکی شعار بھی نہیں ہے بلکہ محض ایک طرح کی ورزش اور جسمانی ریاضت ہے جوان کوسوجھی،جیسے:ہمارے ملک میں مختلف قسم کی ورزشیں رائج ہیں

اور وہ فقط ہم کو سوجھی، پس جس طرح ہمارے دیس میں بدن میں چستی پیدا کرنے اور صحت وتندرستی کو برقرار رکھنے اوراس کے بہتر بنانے کی غرض سے ورزش، کسرت اورڈنڈکی صد ہاقسمیں بنوٹ، دوڑ، گلی بلا، کشتی، کلوخ اندازی وغیرہ وغیرہ۔ اوران کی مباح وجائز ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ اسی طرح ہر وہ کھیل وکسرت جس سے یہ غرض اورمقصد پوراہوتا ہو جائز ومباح ہوگا خواہ اس کے موجد انگریزوں ہوں یا فرانسیسی، جرمن ہوں یا ایٹالین، امیرکن ہوں یا چینی اورجاپانی، بلکہ یہ کسرتیں اورورزش اگر جہاد کی تیاری کی جنسیت سے ہوں تو مستحب اورباعث ثواب ہوں گی: " واَعدوا الھم ما التطعتم من قوۃ،، (الانفال :60)، اورآیت :'' فاضربو فوق الأعناق واضربوا منھم کل بنان،، (الانفال :12) اور آنحضورﷺ کے رکانہ کا کوکشتی میں زمین پر گرانے اورپچھاڑنے، آنحضورﷺ کے سامنے آپ کے حکم سے حضرت سمرہ اورحضرت رافع کی کشتی (جس میں سمرہ نے رافع کوپچھاڑ دیا تھا اور کشتی جیت گئے اوراس طرح ان کو جہاد میں شریک ہونے کی اجازت مل گئی تھی)، آنحضورﷺ کے حکم سے صحابہ کے درمیان گھوڑدوڑ کا مقابلہ، اوراسی قسم کے بعض دوسرے واقعات کوسامنے رکھ کر غور کرو بہرحال فٹ بال، والی بال، ہاکی وغیرہ اور ورزش کی دوسری قسمیں جائز اورمباح ہیں بشرطیکہ کوئی دوسرا شرعی مانع اورعارض نہ پیدا ہوتا ہو۔ مثلاً: جوابازی، فرائض دین سے غفلت، بے ستری وغیرہ۔ غرض یہ کہ جس طرح یورپ کی نئی نئی ایجادات ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، تاربرقی لاسلکی، ریڈیو، لاؤڈ سپیکر، ریل، موٹر سائیکل، مشین گن، توپ، زہریلی گیس اوراس قسم کی دوسری ایجادات سے صحیح اورجائز استفادہ مباح اور بلاشبہ جائز ہےاوراس کا استعمال واختیار مشابہت مذمومہ نہیں ہے۔ بالکل اسی طرح ان ورزشوں اور کھیلوں کا اختیار کرنا مشابہت بالنصاری نہیں ہے۔ بلکہ ان چیزوں کے استعمال کوحدیث تشبہ میں داخل کرنا غلو فی الدین ہےاور تحریم حلال ہے جس سے قرآن نے منع فرمایا ہے۔

اسلام عالمگیر مذہب ہے ہمیشہ باقی اورقائم رہنے والا دین ہے۔ اس کو ہر ملک وقوم کا ساتھ دینا ہے، پس جس طرح غیر مسلم اقوام کی بیہودہ مضر چیزیں جائز نہیں ہوسکتیں، اسی طرح ان کی جائز اورمفید چیزیں ناجائز نہیں ہوسکتیں۔ نہ تو اس کا دائرہ بالکل تنگ ہے، جیسا کہ ناسمجھ اورتنگ نظرولوگوں کا خیال ہے، اورنہ اس قدر وسیع ہے جیسا کہ نیچریوں اورملحدوں نے سمجھ رکھا ہے۔ غرض یہ کہ افراط وتفریط سے الگ رہ کر اسلام کواس کی اصل اوربہتر صورت میں غیروں کے سامنے پیش کرنا چاہئیے۔

کتبہ: عبیداللہ المبارکپوری کفوری المدرس بمدرستہ دارالحدیث الرحمانیہ بدہلی الجواب صحیح احمداللہ سلمہ غفرلہ مدرس مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی مورخہ 11 رجب 1356ھ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 154

محدث فتویٰ